شازیہ مغل
لیکچرا ر شعبہ ارد،گورنمنٹ کالج یونیورسٹی ،لاہور

پنجاب آرکائیوز کا فارسی ریکارڈ۔علم وتحقیق کا مخزن

Shazia Mughal

Lecturer Urdu Department,Government College University, Lahore

Persian Record of Punjab : Treasure of Knowledge and Archives Research

The Punjab Government Archives, Civil Secretariat, Lahore is immensely rich in valuable old historical record pertaining to the Sikh and British rule in Punjab in the years 1804 to 1947. There are two types of record i.e. English record and Persian record. These records are of immense assistance for the research Scholars as well as students who are pursuing master, M.Phil and Ph.D dissertation research as it relates not only to the province of British Punjab but also other areas including Afghanistan, Iran, Middle East and Central Asian states. This paper attempts to highlight the nature and scope of Persian records kept in the Punjab Government Archives, Lahore.

پاکستان میں پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز،سول سیکرٹریٹ لاہور ہی ایک واحد جگہ ہے جہاں ملک کا سب سے بڑا ذخیرہ دستاویزات محفوظ ہے۔اس میں دوقسم کی دستاویزات محفوظ کی گئی ہیں جن میں پہلی قسم انگریزی دستاویزات کی ہے اور دوسری فارسی دستاویزات کی ہے۔فارسی دستاویزات کو دوحصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ خالصہ دربار ریکارڈ کے متعلق ہے جو راجہ رانجیت سنگھ اوراسے کے جانشینوں(۱۸۴۹ء۔۱۸۱۱ء)کے دور کا احاطہ کرتا ہے۔فارسی ریکارڈ کا دوسرا حصہ انگریزی عہد کے حوالے سے ہے جو۱۸۰۴ء سے شروع ہوکر ۱۸۹۰ءتک کے دور کا احاطہ کرتا ہے۔

فارسی زبان کے تاریخی پس منظر کے حوالے سے مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب شعرالعجم (حصہ اول) میں لکھتے ہیں۔''حضرت عمرؓ کے عہد سے حجاج بن یوسف کے زمانے تک تمام دفاتر فارسی زبان میں تھے۔'' برصغیر پاک وہند میں دیکھا جائے تو حجاج بن یوسف کے حکم سے محمد بن قاسم سندھ پرحملہ کرتا ہے تو ۷۱۵ء میں برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔بنوامیہ اور بنوعباس خلفا کی طرف سے گورنر نامزد ہو کرآتے رہے۔عربوں کے کئی خاندان یہاں آکرآباد ہوئے اسطرح عربی اورفارسی مخلوط زبان بھی وجود میں آئی۔شہزادہ سیف الدولہ محمود بن ابراہیم ۱۲۶۶ءمیں لاہورآیا تواس کے ساتھ امراءاوروزراء بھی آئے۔نئی عمارتیں وجود میں آئیں۔ایرانی خاندان بھی آباد ہوئے۔انہوں نے

بچوں کی تعلیم کے لئے مدارس قائم کئے۔عدالتیں قائم ہوئیں حکام کو فرامین جاری کرنے پڑے۔رعایا کو اپنی حاجات پیش کرنی پڑیں۔اس لئے فارسی زبان سیکھنا لازمی ہو گیا۔

ہندوستان میں سلاطین دہلی کا دور ۶۰۲ھ سے ۹۳۰ھ تک قائم رہتا ہے اس میں مملوک، خلجی، تغلق، سادات اور لودھی خاندان کے حکمران تخت نشین رہے۔مغل بادشاہ ہمایوں، اکبر، جہانگیر اور شاہ جہاں کے دور حکومت میں فارسی زبان و ادب کو خاصی ترقی اور عزت ملی۔اس دور میں عربی و سنکرت سے بہت ساری کتابیں فارسی زبان میں ترجمہ ہوئیں۔عہد جہانگیر سے عہد اورنگ زیب تک ہندوستان میں فارسی ادب کی تاریخ جغرافیائی یا سیاسی تقسیم کے پیش نظر پانچ مراکز کو محیط ہے، یعنی مرکز لاہور، مرکز کشمیر، مرکز سندھ، مرکز وادی پشاور اور مرکز بنگال۔

پنجاب میں فارسی زبان، ادب کی تاریخ کے حوالے سے اگر جائزہ لیا جائے تو اکبر ۱۵۸۴ء سے ۱۵۹۸ء تک لاہور میں مقیم رہا اور لاہور چودہ سال تک ہندوستان کا دارالحکومت بنا رہا۔قلعہ لاہور مستحکم ہوا، جگہ جگہ محلات اور باغات وجود میں آئے۔مدارس قائم ہوئے، درس و تدریس کا چرچا ہوا، آبادی میں اضافہ ہوا، تجارت کو فروغ ہوا۔عہد جہانگیری میں لاہور کی آبادی اور رونق کا یہ عالم تھا کہ ٹھٹھہ کے لئے سوداگر دریائے راوی میں جہازوں پر سامان لادتے تھے۔اور یہیں سے ہزاروں اونٹ مال و اسباب لاد کر قندھار کے راستے سے ایران جاتے تھے۔شاہ جہاں کے عہد میں باغوں، نہروں، عمارتوں سے لاہور ایک عظیم الشان شہر بن گیا تھا۔تعلیم و تدریس کا بھی مرکز تھا۔صوفیہ اور اولیاء کی خانقاہیں اور مزارات بھی توجہ و فیضی کا مرکز تھے۔عہد عالمگیری میں شاہی مسجد اور بند عالمگیری کی تعمیر نے لاہور کی شان کو اور چار چاند لگا دیے۔لاہور نہایت اہم سیاسی اور فوجی مرکز تھا۔یہیں سے فوجیں تیار ہو کر پشاور اور کابل جاتیں، یہیں سے ملتان اور ٹھٹھہ کو روانہ ہوتیں یہیں بیٹھ کر کشمیر فتح کرنے کے منصوبے بنتے۔سیاسی سازشیں اور شہزادوں کی بغاوتیں بھی یہیں سے ہوتیں تھیں۔قلعہ لاہور بڑی پناہ گاہ تھا۔خواجہ ابوالحسن، آصف جاہ اور فاضل خاں جیسے اوالعزم وزراء اور جہانگیر و نور جہاں جیسے شہنشاہ اور ملکہ معظّمہ اسی زمین میں سپرد خاک ہوئے۔فارسی درباری و سرکاری زبان ہونے کی وجہ سے علمی زبان کی حیثیت سے بھی ترقی کرتی رہی۔بابر اور جہانگیر مؤرخ اور ادیب تھے۔توزک بابری، اور توزک جہانگیری تاریخ و انشاء کے بہت اچھے نمونے ہیں۔اورنگ زیب بھی بہت اچھا انشاء پرداز تھا۔

خالصہ دربار ریکارڈ ۱۸۴۹ء۔۱۸۱۱ سکھوں کی شکست کے بعد ۱۸۴۹ء میں پنجاب میں انتظامیہ کی منتقلی پر خالصہ دربار ریکارڈ جو قلعہ لاہور سے انگریزوں کو ملے انھیں پنجاب سول سیکرٹریٹ کے محکمہ دستاویزات میں جمع کرا دیا گیا۔یہ ریکارڈ سکھ دور حکومت کے مختلف محکموں کے انتظامی امور کے حوالے سے تھے۔یہ ریکارڈ کافی عرصہ تک بغیر کسی ترتیب کے یونہی پڑے رہے آخر کار گورنر پنجاب سر مائیکل او دوائر کے حکم سے ۱۹۱۹ء میں تاریخ کے اس نایاب خزانہ کو محفوظ کرنے کے لئے انتظامات کیے گئے۔

سکھوں نے بھی سرکاری ریکارڈ کو مغلوں کی طرح کتابی جلدوں میں محفوظ کرنے کی بجائے کھلے کاغذات کی طرز پر محفوظ کرنے کا طریقہ اختیار کیا۔ریکارڈ کو محفوظ کرنے کا یہ طریقہ فارس میں بھی رائج تھا۔یہ طریقہ ان ممالک کے لئے سودمند تھا جہاں شدید گرمی اور ہوا میں نمی ہوتی ہے۔ایسے ممالک میں کتابوں کی جلدیں جلد خراب ہو جاتی ہیں۔سکھوں نے مختلف محکموں کے ریکارڈ کو سال بہ سال ترتیب دے کر بنڈلوں کی صورت میں کشمیر کے بنے ہوئے لکڑی کے خوبصورت رنگین تختوں کے درمیان رکھا اور بنڈلوں کو کاٹن کی رسی سے باندھ دیا جاتا۔ان بنڈلوں میں بعض کاغذات کی لمبائی تین فٹ تک ہے۔ایک بنڈل میں کاغذات کی تعداد تین ہزار تک بھی ہے۔سرکاری استعمال کے لئے کشمیری اور سیالکوٹی کاغذ استعمال کیا جاتا تھا۔عام استعمال کے کاغذ کی لمبائی ساڑھے سات انچ اور چورائی پانچ انچ ہوتی تھی۔دستاویزات کی زبان

شکستہ فارسی ہے جسے آسانی سے پڑھنا ممکن نہیں ہے۔ دستاویزات نہایت خوشخط اور انتہائی اچھی حالت میں ہیں۔

سکھ دور کا کل ریکارڈ ۱۲۹ بنڈلوں پر مشتمل ہے جو سکھ دور حکومت کے ۳۸ سالوں یعنی ۱۸۱۱ تا ۱۸۴۹ء کا احاطہ کرتا ہے۔ ان بنڈلوں کے علاوہ ۱۵ متفرق بنڈل بھی ہیں جن کو چمڑے کی جلد میں رکھا گیا ہے۔ یہ بنڈل سرکاری اہل کاروں کو جاری کئے گئے احکامات کی نقول ہیں۔ علاوہ ازیں مہاراجہ رانجیت سنگھ کی وہ وسیع خط و کتابت کا ریکارڈ بھی موجود ہے جو اس نے لدھیانہ اور انبالہ ایجنسی کے ساتھ کی تھی۔ درج بالا تمام ریکارڈ کو چار اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ دفتر فوج
۲۔ دفتر مال
۳۔ توشہ خانہ
۴۔ جاگیرات

بدقسمتی سے سکھ دور حکومت کا یہ نایاب تاریخی خزانہ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے موقعہ پر انڈیا کے حوالے کر دیا گیا جو اس وقت پٹیالہ میں پڑا ہے۔ اس ریکارڈ کا ایک حصہ جو اضافی نقول پر مشتمل تھا پنجاب آرکائیوز میں محفوظ ہے۔ اس ریکارڈ میں سکھ دربار کا سرکاری اخبار ''اخبارِ دربار لاہور'' کی فائل بھی موجود ہے۔ جو مہاراجہ رانجیت سنگھ کے جانشینوں کے دس سالہ دور یعنی ۱۸۳۹ء تا ۱۸۴۹ء تک کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ اخبار روزنامہ تھا جس میں دربار کی روزانہ کی چیدہ چیدہ خبریں قلمبند ہیں۔ اس اخبار کے مطالعہ سے ہمیں اس دور کے پنجاب کی سیاسی، معاشی، معاشرتی اور سماجی حالات کا پتہ چلتا ہے۔

برطانوی عہد کا فارسی ریکارڈ

سکھ دور حکومت میں سرکاری زبان فارسی تھی مگر انگریزوں نے ۱۸۴۹ء کے بعد انگریزی کو سرکاری زبان بنایا اور فارسی کا الگ دفتر قائم کیا جو ''میر منشی کا دفتر'' کہلاتا تھا۔ یہ دفتر ۱۸۹۰ء تک کام کرتا رہا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد دہلی کا ضلع پنجاب میں شامل کر دیا گیا جو ۱۹۱۱ء تک پنجاب کا حصہ رہا۔ صوبہ سرحد اور قبائلی علاقہ جات بھی ۱۹۰۱ء تک پنجاب کا حصہ رہے۔ اس طرح پنجاب میں چالیس کے قریب مقامی ریاستیں بھی شامل تھیں جن میں بہاولپور، کپورتلہ، نابھہ، جند، پٹیالہ، ملیر کوٹلہ اور کشمیر نمایاں تھیں۔ ان ریاستوں کے حوالے سے ایک وسیع ذخیرہ دستاویزات محفوظ ہے۔ علاوہ ازیں سندھ، بلوچستان، افغانستان، سینٹرل ایشیائی ریاستوں کے ساتھ ساتھ ایران اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کے حوالے سے بھی نایاب دستاویزات محفوظ ہیں۔ بلاشبہ اسے پاکستان کا ایک اہم اور منفرد اثاثہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ گویا پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز میں موجود فارسی ریکارڈ شمالی ہندوستان کی تاریخ کے حوالے سے ایک نایاب خزانہ ہے جسے ابھی تک تاریخ دانوں، سماجی، سیاسی، ادبی، لسانی علم تعلیم اور معاشیات کے اساتذہ اور طلبہ نے بہت کم استفادہ کیا ہے۔

پنجاب اور اس کے ملحقہ علاقوں پر برطانوی تسلط کے حوالے سے فارسی ریکارڈ کو سوتی کپڑوں کے بنڈلوں میں باندھا گیا ہے۔ جن کو ''بستہ'' کہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ اسی طرح میر منشی کے دفتر میں رکھے گئے تھے اور یہاں سے ریکارڈ آفس منتقل ہوئے یا بعد میں ان کو

بستوں کی صورت میں رکھا گیا کیونکہ یہ دستاویزات مختلف سائز میں ہیں جن میں کچھ بہت زیادہ چھوٹی اور کچھ بہت زیادہ بڑی ہیں جنھیں عام فائل کور میں رکھنا ممکن نہ تھا۔ بستوں کی تعداد ۳۰۰ ہے جن کو مختلف عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے۔

اس ریکارڈ میں ۶۸ بستوں کا ایک سیٹ ہے جن کو آسانی کی خاطر ہم متفرق ریکارڈ کہہ سکتے ہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

بستہ نمبر ۱۔ وسطی ایشیاء کے ساتھ تجارت سے متعلق کاغذات ۱۸۰۸ء تا ۱۸۷۵ء

بستہ نمبر ۲۔ الف تا ج۔ لاہور دربار، شمال مغربی سرحد اور افغانستان وغیرہ سے متعلق کاغذات ۱۸۷۷ء تا ۱۸۰۸ء

بستہ نمبر ۳۔ وائسرائے اور صوبائی دربار اور درباریوں سے متعلق ریکارڈ ۱۸۴۶ء تا ۱۸۸۲ء

بستہ نمبر ۴۔ نیپال سے متعلقہ کاغذات ۱۸۱۵ء تا ۱۸۴۶ء

بستہ نمبر ۵۔ درآمدات کے محصولات کے جدول وغیرہ ۱۸۵۶ء تا ۱۸۶۲ء

بستہ نمبر ۶۔ ریاست جموں و کشمیر سے متعلق مقدمات اور خبریں ۱۸۴۶ء تا ۱۸۸۸ء

بستہ نمبر ۷۔ لاہور دربار اور سرحدی علاقوں سے متعلق کاغذات ۱۸۴۴ء تا ۱۸۶۱ء

بستہ نمبر ۸۔ فوج سے متعلق کاغذات، بل رسیدیں وغیرہ ۱۸۴۸ء تا ۱۸۸۳ء

الف تا ر

بستہ نمبر ۹۔ محاصل کی فائلیں ۱۸۵۳ء تا ۱۸۶۰ء

الف تا د

بستہ نمبر ۱۰۔ پنشن اور پنشن خواروں سے متعلقہ فائلیں ۱۸۴۹ء تا ۱۸۸۶ء

بستہ نمبر ۱۱۔ پنجاب اور شمال مغربی سرحد کی دیوانی اور فوجداری مقدمات کی فائلیں۔

الف تا د

بستہ نمبر ۱۲۔ فیروز پور ایجنسی اور لاہور دربار سے متعلقہ کاغذات ۱۸۳۹ء تا ۱۸۴۵ء

بستہ نمبر ۱۳۔ لاہور کی ڈائریاں اور خط و کتابت ۱۸۳۹ء تا ۱۸۷۳ء

بستہ نمبر ۱۴۔ سکھ رجمنٹ کی تنخواہوں کے متعلق کھاتے ۱۸۳۹ء تا ۱۸۴۸ء

بستہ نمبر ۱۵۔ اہم قصبوں اور پنجاب کی مقامی ریاستوں کی متفرق خبریں ۱۸۴۱ تا ۱۸۵۰ء

بستہ نمبر ۱۶۔ حروف تہجی کے لحاظ سے پنجاب کے دیہاتوں کے نام، زمین، کنوؤں اور دوسری اشیاء و سرکاری گزٹ اور اخبارات ۱۸۷۱ء تا ۱۸۷۵ء

بستہ نمبر ۱۷۔ گھوڑوں کی تجارت کے متعلق میجر چیمبرلین اور آغا خاں کی خط و کتابت ۱۸۵۱ء تا ۱۸۵۲ء

بستہ نمبر ۱۸۔ محکمانہ تبصرے، اخبارات اور مقامی ریاستوں سے متعلق فائلیں ۱۸۴۹ء تا ۱۸۹۰ء

بستہ نمبر ۱۹۔ اعلیٰ افسران اور معروف غیر سرکاری شخصیات سے متعلق متفرق کاغذات ۱۸۴۹ء تا ۱۸۶۲ء

بستہ نمبر ۲۰۔ الف تا ب۔ جالندھر دوآب ایجنسی، لاہور ریذیڈنسی اور سرحدی علاقوں کے کاغذات ۱۸۳۹ء تا ۱۸۷۷ء

بستہ نمبر۲۱۔ لاہور دربار، جاگیروں کی الاٹمنٹ، پنشن اور بغاوت کی خدمات اور انعامات وغیرہ ۱۸۴۸ء تا۱۸۸۰ء

دوسرا سیٹ ۱۱۵ بستوں پر مشتمل ہے جو زیادہ تر مقامی ریاستوں کا ریکارڈ ہے جن میں بہاولپور، پٹیالہ، نابھہ اور جند شامل ہیں۔ ریاست بہاولپور کے ساتھ خط وکتابت ۱۸۳۹ء سے شروع ہو کر ۱۸۷۷ء تک جاری رہی۔ پھلکیاں کی ریاست کے ساتھ خط وکتابت ۱۸۰۳ء سے شروع ہو کر ۱۸۸۰ء تک جاری رہی۔ ریکارڈ کا یہ حصہ سب سے اہم ہے کیونکہ یہ مذکورہ ریاستوں کے حکومت ہند کے ساتھ روابط اور علاقائی مسائل جو کہ برطانیہ اور ریاستوں اور خود ریاستوں کے آپس میں تعلقات پر مشتمل ہیں کا احاطہ کرتے ہیں۔۔اس ریکارڈ کے تسلسل کی وجہ سے ہم اس ریکارڈ کو متعلقہ ریاستوں سے متعلق مکمل ریکارڈ کہہ سکتے ہیں۔

ریکارڈ کا تیسرا سیٹ ۱۰۰ سے کچھ زیادہ بستوں پر مشتمل ہے جس میں ۱۸۰۹ء سے ۱۸۵۱ء تک کے دور کا ریکارڈ محفوظ ہے۔ جو کہ مزید اس طرح تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔لدھیانہ ایجنسی کے کاغذات ۱۸۴۰ء تا۱۸۰۹ء ۵۹ بستے

۲۔لاہور دربار ایجنسی کے کاغذات ۱۸۴۲ء تا۱۸۴۹ء ۱۶ بستے

۳۔دیوان ملراج اور ملتان پر حملہ سے متعلق کاغذات ۲ بستے

۴۔دوسری سکھ جنگ کے کاغذات، ہزارہ پر سردار سنگھ اور بھائی مہاراج سنگھ کی بغاوت سے متعلق کاغذات

۵۔مسٹر جان لوگن اور کیپٹن ٹراونسن کے قلعہ لاہور میں فیصلہ کردہ پنشن، انعامات، جاگیروں کے کاغذات ۱۸۴۹ء تا۱۸۵۱ء

۶۔مختلف حکمرانوں اور سرداروں کو عطا کی جانے والی جائیدادوں اور خلعتوں اور پہلی جنگ سے متعلق کاغذات ۱۸۲۷ء تا۱۸۴۲ء ۲ بستے

۷۔کابل کی جنگ، لاہور دربار، جموں اور کشمیر کی ریاستوں ہزارہ کی ۱۸۴۶ء کی بغاوت انبالہ ایجنسی اور حفاظتی ریاست ستلج سے متعلق
کاغذات ۳ بستے

یہ تاریخی دستاویزات ہمیں برطانوی پنجاب کے سیاسی، معاشی اور معاشرتی حالات کے متعلق معلومات فراہم کرتی ہیں۔جس کی سرحدیں اس وقت جنوب مشرق میں جموں شمال اور شمال مغرب میں روس اور جنوب مغرب میں سندھ تک پھیلی ہوئی تھیں۔ان سرحدوں میں شمال مغربی سرحد، افغانستان، سندھ، ہرات، قندھار، غزنی اور کئی دوسری جنوبی ایشیائی ریاستیں شامل تھیں۔اگرچہ ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ مذکورہ بالا ریکارڈ ریاستوں کا مکمل ریکارڈ ہے۔حکومت ہند کی طرف سے انیسویں صدی عیسوی میں مقامی ریاستوں سے متعلق معلومات کے حصول کے لئے بڑی بھاری رقوم خرچ کی گئیں لہذا یہاں ان خبروں پر مشتمل بہت سارے کاغذات موجود ہیں جو کہ دربار سے منسلک خبر نگاروں کی طرف سے شہزادوں، امراء اور ریاستوں کے متعلق موصول ہوئیں۔اس لئے یہ دستاویزات ہمیں برطانوی راج کے عروج اور پھیلاؤ کے

متعلق موادفراہم کرتی ہیں جو کہ دریائے جمنا سے لے کر شمال مغربی ہندوستان تک پھیلا ہوا تھا۔ان ریکارڈ سے ہمیں مقامی ریاستوں، لاہور دربار اور افغانستان کے حکمرانوں سے تعلقات کا پتہ چلتا ہے اس کے ساتھ ساتھ ملک کے اندورنی حالات سے بھی آگاہی ہوتی ہے۔اس ریکارڈ میں کچھ بنڈل جموں اور کشمیر اور افغانستان سے تجارت کے متعلق ہیں۔ برطانوی حکومت اور لاہور دربار کے درمیان معاملات کے اصل خطوط، میٹکلف کے مشن کے خطوط، معاہدہ سہ فریقی ۱۸۳۸ء، پہلی اور دوسری سکھ جنگ اور پہلی افغان جنگ، نیز حکمرانوں سرداروں اور بااثر افراد کے ساتھ خط و کتابت کا ریکارڈ موجود ہے۔مشہور انگریز مصنف گریفن نے بھی ان کاغذات کو اپنی مشہور کتاب ''چیفز آف پنجاب'' کی مختلف جلدوں کو مرتب کرنے کے لئے استعمال کیا۔ان میں سے زیادہ تر کاغذات خط شکستہ میں لکھے گئے ہیں۔جس کو پڑھنا آسان نہیں ہے۔فارسی ریکارڈ کشمیری اور سیالکوٹی استعمال کیا گیا۔

برطانوی ہند کی عدالتوں میں بیانات فارسی زبان میں ہی قلمبند کئے جاتے تھے۔ یہ سلسلہ ۱۸۵۵ء تک جاری رہا۔اس کے بعد فارسی کی حیثیت اختیاری کی ہوگئی لیکن بہت بعد تک یہ مقامی ریاستوں کے حکمرانوں کے ساتھ خط وکتابت کا ذریعہ رہی۔ان بستوں کی چھان بین کرتے ہوئے ہمیں ان میں انگریزی پالیسیوں کا پتہ چلتا ہے نیز کچھ کاغذات اردو کے بھی ان بستوں میں مل جاتے ہیں۔ان کاغذات کے سائز میں ہم آہنگی نہیں ہے۔کچھ کاغذات دوتہی، کچھ چارتہی اور کچھ آٹھ تہی حتیٰ کہ کچھ تو اپنے طول کے سبب رول کئے ہوئے ہیں۔

فارسی ریکارڈ نہایت احتیاط کے ساتھ زمانی ترتیب سے رکھا گیا ہے۔جس کی کٹیلاگ بھی موجود ہے جو ۵ جلدوں پر مشتمل ہے۔یہ طریقہ بہت ہی مفید ہے۔ ہر بستہ پر اس کی مکمل تفصیل درج ہے۔بستوں میں کاغذات کو صاف کر کے رکھا گیا ہے۔جس حد تک ممکن ہوا ہے اس ریکارڈ کو متعلقہ گروپ میں رکھ دیا گیا۔اور ریکارڈ الماریوں کے اندر ترتیب سے پڑا ہے۔اس کے بعد اس کی زمانی ترتیب لگا کر خانوں میں سالوں کے حساب سے رکھا گیا ہے۔ ہر بنڈل کے لئے الگ عنوان منتخب کیا گیا ہے۔اسی طرح کاغذات بنڈلوں میں سیریل کے حساب سے رکھے گئے ہیں۔

انیسویں صدی کے اس عظیم ذخیرہ دستاویزات کو اگر ہم بغور محققانہ نظر ڈالیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ان بند بستوں میں انیسویں اور بیسویں صدی کی تاریخ کے نایاب خزانے چھپے ہوئے ہیں جو ایک سچے محقق کے منتظر ہیں جو ان میں موجود تاریخی سربستہ رازوں سے پردہ اٹھائے۔

دستاویزات/ کتابیات

۱۔ انڈکس فارسی ریکارڈ (غیر مطبوعہ) حصہ اول، پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، سول سیکرٹریٹ لاہور

۲۔ انڈکس فارسی ریکارڈ (غیر مطبوعہ) حصہ دوم، پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، سول سیکرٹریٹ لاہور

۳۔ انڈکس فارسی ریکارڈ (غیر مطبوعہ) حصہ سوئم، پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، سول سیکرٹریٹ لاہور

۴۔ انڈکس فارسی ریکارڈ (غیر مطبوعہ) حصہ چہارم، پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، سول سیکرٹریٹ لاہور

۵۔ انڈکس فارسی ریکارڈ (غیر مطبوعہ) حصہ پنجم، پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، سول سیکرٹریٹ لاہور

کتابیات

۱۔ شبلی نعمانی،شعرالعجم (حصہ اول) مطبوعہ معارف پریس واقع اعظم گڑھ،طبع سوم۔صفحہ ۱۵۔س۔ن۔

۲۔ ظہور الدین احمد ڈاکٹر،ایرانی ادب (برصغیر میں) شعبہ فارسی، گورنمنٹ کالج لاہور،نومبر ۲۰۰۲ء

۳۔ اردونامہ، جولائی تا ستمبر ۲۰۰۳ء،مجلس زبان دفتری پنجاب،سول سیکرٹریٹ لاہور

Kohli, Sita Ram, Catalogue of Khalsa Darbar Record, Volume-I,

Supdt. Govt. Printing Punjab, 1919

Kohli, Sita Ram, Catalogue of Khalsa Darbar Record, Volume-II,

Supdt. Govt. Printing Punjab, 1927